اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۳) مطبوعہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲…

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے .... عصہ

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک .... عہ

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ... عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہرحالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ✣

ایڈیٹوریل

خداوند آسمان پر سے بنی آدم پر نگاہ کرتا

تا دیکھے کہ اُن میں کوئی دانشمند۔ خدا کا طالب ہی۔ یا نہیں۔ وے سب کے سب گمراہ ہوئے۔ وے ایک ساتھ بگڑ گئے۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں ۔ زبور ۱۴: ۱ و ۲ و ۳ ✣

خدائے قدوس کی نظر میں بنی آدم کی گناہ آلودہ حالت کی نسبت یہہ ایک ایسے شخص کی شہادت ہی۔ جو مُلہم ہونے کے علاوہ بحیثیت ایک بڑی قوم کا بادشاہ ہونے کے خاص وعام کے حالات ومعاملات سے بخوبی واقف۔ اور تجربہ کار تھا۔ اور یہہ نہ صرف اُسی کی شہادت ہی۔ بلکہ وہ سب بھی جنہوں نے نعمت الہام پا کے پاک نوشتوں کو قلمبند کیا۔ بنی آدم کی علی العموم گنہگاری کا اظہار واقرار کرتے ہیں ۔ بیبل ہی ایک ایسی کتاب ہی۔ جس سے معلوم ہو سکتا۔ کہ آدم سے تا ایندم کوئی بشر مبرا عن الخطا نہوا۔ اور نہ تا قیام قیامت ہو سکتا ہی ۔ یہہ کتاب کسی نبی۔ رسول۔ یا بادشاہ کے گناہ پر پردہ نہیں ڈالتی۔ اور نہ اُن کے کسی گناہ کو ترک اولیٰ۔ یا لیلا کہکر اُس کو خفیف ٹھہراتی ہی۔ وہ نہ انبیا وائمہ کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش کرتی۔ اور نہ مہارشیوں اور مہاتماؤں کی نسبت یہہ تعلیم دیتی ہی کہ "سامرتھی کو دوش نہیں"۔ بلکہ صاف طور پر ظاہر کرتی ہی۔ کہ "سبھوں نے گناہ کیا۔ اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" وہ گناہ کے نتیجہ کو بھی بصفائی بتلاتی۔ اور بنی آدم کو آگاہ کرتی ہی۔ کہ جو جان گناہ کرتی ہی سو ہی مرگی" اور یہہ کہ "گناہ کی مزدوری موت ہی" ✣

اس میں شک نہیں کہ انسانی خود پسند طبیعت [illegible] فریب خوردہ دل کو یہہ بات پسند نہیں۔ کہ وہ الہام کی [illegible] آواز سُنے کہ "سبھوں نے گناہ کیا"۔ "سب کے سب [illegible] اور بگڑے ہوئے ہیں۔ اور کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی [illegible] لیکن خواہ کوئی اِن باتوں کو قبول وپسند کرے۔ یا نہ کرے۔ وہ درحقیقت بہت ہی صحیح۔ اور صادق ہیں ۔ وہ لوگ [illegible] کی بُرائی سے اور خدا تعالیٰ کی عدالت وقدوسی سے ناواقف ہیں۔ اور جنہوں نے اپنی دلی واندرونی حالت کو نہیں [illegible] کسی بزرگ شخص کی نسبت معصومیت کا خیال کرسکتے [illegible] اپنے کو بھی بہ نسبت دوسروں کے پاک۔ اور [illegible] سمجھتے ہیں۔ بلکہ بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو [illegible] سے سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ "گناہ کیا ہی"؟ ایکدفعہ ایک واعظ نے دوران وعظ میں کہا کہ "ہم سب گنہگار ہیں" تو سامعین میں سے ایک آدمی نے۔ جو شاید [illegible] جوابدیا۔ "بیشک تم سب گنہگار ہو۔ مگر میں نہیں ہوں" کیا یہہ امر نہایت افسوس کے قابل نہیں۔ کہ [illegible]

ہزار آدمی بغیر گناہ کی پہچان- اور اُسکی معافی حاصل کئے اِس دُنیا سے گذر جاتے ہیں- اور مرنے کے بعد اُنہیں ابدی عذاب میں مبتلا ہونا پڑتا ہی +

لیکن اگرچہ سارے بنی آدم گناہ سے مغلوب ہو گئے تو بھی آدمِ ثانی- جو خداوند آسمان سے تھا- ظاہر ہوا- اور گناہ اور موت پر غالب آکر اپنے سب ہم جنسوں کے لئے مُفت نجات کا دروازہ کھولدیا- جیسا کہ لکھا ہی- کہ "جب ایک ہی کی خطا کے سبب بہت سے مر گئے- تو ایک ہی آدمی یعنے یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا کا فضل- اور فضل سے بخشش بہتیروں کے لئے کتنی زیادہ ہوئی" +

سراج الاخبار جہلم کے کسی گجراتی نامہ نگار نے "ایک عجیب ختم" کے عنوان سے لکھا ہی کہ:- "گجرات پنجاب کے ایک مُعزز و متمول- اور ساتھ ہی ایک پرہیزگار مسلمان نے جناب حضرت مسیح علیہ السلام کا ختم دلانا چاہا ہی- اُن کا ارادہ ہی کہ چند نفیس کھانے تیار کرا کر خداوند تعالیٰ کے بزرگ نام پر دئیے جائیں- اور حضرات مولوی صاحبان وحافظ صاحبان کو مدعو کر کر اِن کھانوں کا ثواب حضرت مسیح علیہ السلام کی پاک اور مقدس رُوح کو پہنچایا جاوے اور شائد کچھ نقد بھی اُن کے نام پر تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں :: نامہ نگار گجراتی خیال کرتے اور لکھتے ہیں کہ- جو بزرگوار مسیح علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں- اُنہیں تو اِس دعوت میں شامل ہونے سے دریغ نہ ہوگا- مگر جو حضرات جناب مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر موجود ہونے کے معتقد ہیں وہ کیونکر اِس میں شامل ہو سکتے ہیں؟ اِس مسئلہ میں مسلمان مولوی صاحبان کے دو گروہ ہو گئے ہیں- اور ابھی ایک ثالث بالخیر کی اِن میں ضرورت ہی- اور ضرورت بھی نہایت سخت" +

اگرچہ گجراتی صاحب نے اِس مُعمّا کے حل کرنے کے لئے ایڈیٹر سراج الاخبار- اور دیگر بے تعصب مسلمانوں سے درخواست کی ہی- لیکن ہم بھی اگر اِس مسئلہ حیات و ممات مسیح اور اِس فی الحقیقت "عجیب ختم" کی نسبت چند باتیں لکھیں تو نامناسب نہو گا :: اِس میں تو شک نہیں کہ مسیح خداوند کی حیات و ممات کے بارہ میں فی زمانا محمدی مولویوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہی- وہ مولوی صاحبان جو اُس کی وفات کے قائل و معتقد ہیں- اُن کے قول و اعتقاد کی تائید نہ صرف عہد جدید سے- بلکہ آیات قرآنی سے بھی ہوتی ہی- اور جو یہہ مانتے اور سمجھتے ہیں کہ بغیر وفات پائے وہ زندہ آسمان کو چلے گئے صرف بعض احادیث کو اپنے قول و خیال کی تائید میں پیش کرتے مگر عہد جدید اور قرآن کی صریح مخالفت کرتے ہیں :: اب رہا اُن معزز و متمول گجراتی مسلمان صاحب کا مولوی صاحبان سے ختم پڑھوا کر اور اُنکو نفیس کھانے کھلا کر اُسکا ثواب مسیح کی رُوح کو پہنچانا- اِس کی نسبت ہم یہہ کہہ سکتے ہیں- کہ اُس کی رُوح کسی ثواب کی محتاج نہیں- بلکہ وہ اَوروں کو جو محتاج ثواب ہیں ثواب پہنچا سکتی ہی- اگر وہ اِس خیال کو چھوڑ کر غربا کو کھانا کھلائیں- اور خیرات کریں تو کچھ بیجا نہ ہوگا +

ڈبل روٹی

کے

پکانے کا طریقہ

یہہ ایک سولہہ صفحہ کی کتاب ہی جس کو جناب میجر ایجرٹن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ کی فاضل میم صاحبہ نے پہلے انگریزی میں لکھکر چھپوایا- اور اب اُس کا ترجمہ ڈاکٹر چیتن شاہ خان بہادر سول سرجن لودیانہ سے کرا کر اُردو میں چھپوایا ہی :: علاوہ ترجمہ کرنے کے مترجم نے بعض بعض مناسب موقعوں پر حاشیہ پر نوٹ بھی دیئے ہیں :: ترجمہ سلیس اور عام بامحاورہ اردو زبان میں کیا ہی :: فی الحقیقت یہہ چھوٹی کتاب بڑی مفید اور کار آمد ہی- خصوصاً اُن لوگوں کے لئے جو ڈبل روٹی کھانے کے عادی ہیں- مگر عمدہ روٹی اُن کو باسانی بہم نہیں پہنچ سکتی :: یہہ کتاب مسٹر ایم- وائلی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے بشرح ذیل مل سکتی ہی:- بلامحصول ۲ر معہ محصول ۲٫ر بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ۴٫ر +

مُراسلات

سانپ کی علامت

متقدمین- خواہ بُت پرست- خواہ خدا پرست اپنے مطالب کو عوام پر علامتوں کے ذریعہ سے ظاہر کیا کرتے تھے- جو کہ ایک سہل طریقہ تھا :: منجملہ اُن علامات کے سانپ کی بھی ایک علامت تھی ::

مصریوں کا خدا کو ظاہر کرنے کا نشان صرف ایک شعلہ کا ہی نہیں تھا- جیسا کہ مشرق میں عام رواج تھا- بلکہ ایک دائرہ- یا سورج بھی تھا :: وہ اِس دائرے یا کرہ آفتاب کے ساتھ چند اَور نشانات بھی ملحق کیا کرتے تھے- جن سے چند خاصیتیں منسوب ہوتی تھیں :: مثلاً جب اُن کو ظاہر کرنا منظور تھا- کہ خدا زندگی کا پیدا کرنے والا- اور حفاظت کرنے والا ہی- تو وہ اِس دائرے کے ساتھ شعلہ کے دو نشان چسپاں کر دیتے

تھے۔ مگر زیادہ تر عموماً ایک یا دو سانپوں کے اظہار سے اس مطلب کو پورا کرتے تھے ؛ مصر اور دیگر ممالک میں ہمیشہ یہہ جانور زندگی اور صحت کی علامت رہا۔ نہ صرف اس بنا پر۔ کہ یہہ ہر سال اپنی جلد (کینچلی) کو علیحدہ کر کے اپنے آپ کو از سر نو جوان دکھاتا تھا۔ بلکہ اس لئے بھی۔ کہ اکثر مشرقی قوموں۔ مثلاً حبشیوں۔ عبرانیوں۔ عربوں۔ اور ان قوموں میں۔ کہ جن کی زبانیں مصری زبان سے ملتی ہوئی تھیں لفظ ہیوی (Heve) یا ہیوا (Heva) سانپ اور زندگی دونوں معنوں میں مستعمل تھا ؛ خدا کا نام جوو (Iove) یا جہووا (Iehova) بھی اسی لفظ کا ہم معنی ہے ؛ حیوا (Hewe) کل آدم زاد کی ماں کا نام بھی اسی لفظ سے نکلتا ہے ؛ لاطینی زبان کے الفاظ اووم (Oevum) اور ایوا (Ave) (خیر و عافیت پوچھنے کا لفظ) بھی اسی سے نکلے ہیں ؛ سکندریہ کا سینٹ کلیمنٹ ظاہر کرتا ہے۔ کہ لفظ ہیوا جو زندگی کے معنی میں مستعمل ہے۔ سانپ کے معنی بھی دیتا ہے ؛ اور میکروبی اس بیان کرتا ہے کہ سانپ زندگی کا نشان تھا ✤

موسیٰ نے بیابان میں جب سانپ کو بلندی پر رکھا۔ تو خستہ حال بنی اسرائیل نے اسکو حفاظت کا نشان سمجھا ✤

فری میسنری کی جدید ڈگریوں میں ایک برزن سرپنٹ (Brazen Serpent) (پیتل کا سانپ) ہے۔ جس میں کہ ٹی (T) کی شکل کی ایک صلیب نما لکڑی پر ایک سانپ چڑھایا گیا ہے۔ اور جس کے آس پاس عبرانی زبان کے کچھ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ جن کا مطلب ہے۔ کہ "ایک جو زندہ ہوگا" پوشیدہ لفظ جان رالف اس ڈگری کے بانی کا نام ہے ؛ مقدس لفظ موزس (Moses) (موسیٰ) ہے۔ یہہ ڈگری بنی اسرائیل کی غلامی سے رہائی پانے کی یادگار کا اشارہ ہے ✤

راقم
لطیف

ہماری زندگی

موسیٰ کا جانشین۔ جب موسیٰ خدا کے فرمان کے مطابق نبو کے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور وہیں مر گیا۔ تو بنی اسرائیل کی رہبری یشوع نے کی۔ جسکو موسیٰ نے اپنی حین حیات میں مقرر کر دیا تھا ؛ اور جس حکمت اور طاقت کے ساتھ موسیٰ بنی اسرائیل کو چالیس برس تک جنگل اور بیابانوں میں لئے پھرا۔ ویسی ہی حکمت اور دانائی کے ساتھ اس کے بعد یشوع بنی اسرائیل کا راہبر ہوا۔ اور معجزوں اور نشانیوں کے ساتھ خداوند نے اس کے ذریعہ سے بنی اسرائیل کی ہدایت فرمائی ؛ چونکہ اب بیابان کا سفر بنی اسرائیل طے کر چکے تھے۔ اور موعودہ ملک کے نزدیک آ گئے تھے۔ یشوع نے جو ایک بہادر شخص بھی تھا دیگر غیر اقوام کو جو وہاں مقیم تھیں مغلوب کیا اور یکے بعد دیگرے ان پر غالب آیا۔ اور خدا کی مدد سے ہر ایک قوم کو فتح کرتا ہوا منزل مقصود پر تمام بنی اسرائیل سمیت جا پہنچا ؛ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند واقعات کا ذکر بھی اس موقع پر کیا جائے۔ جو بنی اسرائیل کے ملک کنعان پر قابض ہونے سے پہلے واقع ہوئے۔ تاکہ معلوم ہو کہ خدا اپنے بندوں کی ہر صورت سے امداد کرتا۔ اور ان کی زندگی بھر ان کی مدد کرتا۔ یہاں تک کہ ان کے دشمن حیران رہ جاتے۔ اور ان کی مخالفت کی تیزی بے کار ٹھہرتی اور وہ پریشان ہو کر برباد ہو جاتے۔ اور خدا کے بندے ان پر فتح پاتے۔ جس طرح پر دریائے قلزم موسیٰ کے وسیلے سے دو حصہ ہو گیا تھا۔ اسی طرح سے دریائے یردن یشوع کے وسیلے سے دو حصہ ہو گیا۔ اور وہ پار ہو گئے ✤

یریحو شہر کا فتح ہونا۔ جب بنی اسرائیل ملک کنعان میں پہنچ گئے۔ تو وہ من جو وہ بیابان میں کھایا کرتے تھے آسمان سے برسنا بند ہو گیا۔ اور وہ اس ملک کے عمدہ اور نفیس پھل۔ اور حاصلات کھانے لگے۔ اور آگے بڑھتے بڑھتے یریحو شہر تک پہنچے ؛ یہہ ایک بڑا عالیشان شہر تھا۔ جس کی شہر پناہ نہایت مضبوط تھی ؛ تعجب کی بات ہے۔ کہ سات دفعہ بنی اسرائیل اسکے چوگرد گھومے۔ اور اس کی دیواریں آپ سے آپ گر پڑیں۔ اور بنی اسرائیل اس پر قابض ہو گئے ؛ اس طرح پر خدا نے ان کو غیر قوم کے لوگوں پر اپنی ہی مدد سے کامل فتح دی ؛ اور ان کا ملک بنی اسرائیل کو بخشا ؛ اس ملک میں مختلف اقوام آباد تھیں ایک دوسرے کے بعد سب بنی اسرائیل سے مغلوب کی گئیں۔ اور وہ تمام ملک ان کی ملکیت بن گیا۔ اور بنی اسرائیل کے بارہ فرقوں کے مطابق وہ سر زمین علیحدہ علیحدہ تقسیم کی گئی ✤

یشوع کی زندگی کا خاتمہ جب بنی اسرائیل ملک کنعان میں آباد ہو گئے۔ اور زمین تقسیم ہو چکی۔ اور امن و امان سے رہنے لگے۔ تو یشوع تمام فرقوں کو نصیحت کر کے ۱۱۰ برس کا بوڑھا ہو کر رحلت کر گیا ✤

بنی اسرائیل کے آنے سے پیشتر ملک کنعان میں بت پرست لوگ آباد تھے۔ اور بنی اسرائیل کو مناسب تھا۔ کہ جب وہ ملک ان کو ملا تھا۔ تو وہ بت پرستی کی بیخ کنی کرتے اور ان بت پرستوں سے ملک کو پاک کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ ان کو جیوں کا تیوں رہنے دیا ؛ اس لئے خداوند کا قہر

بوکیم مقام میں ایک جگہ ظاہر ہوا - اور اُسنے بنی اسرائیل کو کہا کہ خداوند فرماتا ہے - کہ میں نے تمہارے حق میں تمہارے باپ دادوں کے عہد کو پورا کیا - اور تم کو زمین مصر سے نکال کر اس مُلک میں پہنچایا - پر تم نے عہد شکنی کی - کہ اس سرزمین کے باشندوں کے ساتھ عہد باندھا - اور اُن کے مذبحوں کو نہ ڈھایا - اور بُت پرستی کو دُور نہ کیا - اسواسطے خداوند فرماتا ہے کہ میں اُنکو (دشمنوں کو) تمہارے آگے سے دفع نہ کرونگا - بلکہ وہ تمہاری پسلیوں کے کانٹے - اور اُن کے معبود تمہارے لئے پھندے ہونگے ؛؛ چنانچہ ایسا ہی ہوا - اکثر وہ لوگ اُن کے دشمن ہوگئے - اور بنی اسرائیل اکثر اوقات اُن کے ساتھ بُت پرستی میں شریک ہوگئے - اور خدا کو فراموش کرکے بتوں کی پرستش کرنے لگے ؛؛ لیکن جب وہ ایسے گناہ میں گرفتار ہوگئے - تو خدا نے اُن کو سزا دی - اور وہ مُلک کنعان میں بھی - جس کی انتظاری ۴۰ برس سے زیادہ عرصہ تک کرتے رہے تھے تکلیف اور دقت میں پڑے ؛؛ اگرچہ اب وہ مُلک اُن کو مِل چُکا تھا - لیکن بُت پرستی میں مشغول ہونے کے سبب سے غیر قوم اُن کو تکلیف دینے لگے - اور خدا نے انکو اُن کے قبضہ میں کر دیا - تاکہ دُکھ پاویں ؛؛ لیکن جب وہ خدا کی طرف پھرتے تھے - اور بُت پرستی سے ہاتھ اُٹھاتے تھے - تو اُن کے دُشمن مغلوب ہوجاتے تھے - اور اُنپر غالب آجاتے تھے - پر جب وہ پھر اُس میں مبتلا ہوتے تھے - تو اَور نئی آفت میں پھنس جاتے تھے ؛؛ اُن کی زندگی کے حالات نہایت غور کے لائق ہیں - اور تعجب انگیز یہہ بات نظر آتی ہے - کہ بار بار خدا کی رحمت اور شفقت عجیب طور سے اُنپر ظاہر ہوتی ہے - لیکن وہ بار بار گناہ میں گرفتار ہوجاتے ہیں - باوجود اسکے کہ خدا نے اُن کو غلامی کی حالت سے چھڑا کر ایک عمدہ مُلک کی میراث عنایت فرمائی - تو بھی اُن کی حالت نہ بدلی ؛؛ بسا اوقات خدا کے احکام کے برخلاف چلے - اور اُسکی نعمتوں کو فراموش کرکے اپنی پُر گناہ

انسان کی چال

چال کے موافق چلنے کو تیار ہوگئے ؛؛ یہہ ہی حال تمام بنی آدم کی طبیعت کا ہے - انسان کی چال خدا کی مرضی کے بالکل برخلاف ہے - روزمرہ انواع واقسام کی برکتیں اپنے شامل حال دیکھتے ہیں - پھر بھی خدا کا کچھہ خیال نہیں رکھتے - اور اُس کے حکموں کو بھول جاتے - اور جسمانی مزاج کے پیرو ہوکر اپنے تن من کی بُری خواہشوں کو پورا کرنے میں خوش وشاد ہوتے ہیں - اور جب گناہ کی سزا پاتے تو گھبراتے - اور بے چین ہوکر زندگی پر لعنت بھیجتے ہیں - پر نہیں سوچتے کہ یہہ گناہ کی سزا ہے - اور اس سے دست بردار ہونا چاہیئے ✣

جب بنی اسرائیل دُشمنوں کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھاتے تھے - تو نہایت تنگ آگئے - اور خدا سے رہائی چاہی - اُسوقت خدا نے اُن میں قاضی مقرر کئے - جو اُن کو اُن کے دُشمنوں سے رہائی دیتے رہے - اور مدت تک یہہ ہی قاضی اُنپر حکومت کرتے رہے ؛؛ مُدت بعد

پہلا بادشاہ

بنی اسرائیل نے ایک بادشاہ چاہا - اور خدا نے اُن کو ایک بادشاہ دیا - جس کا نام ساؤل تھا ؛؛ وہ دُنیا میں پہلا بادشاہ تھا - جو قوم یہود میں ہوا ؛؛ ساؤل بادشاہ بکر کچھ مُدت ہی آرام سے رہا ہوگا - کیونکہ جب اُسکو معلوم ہوا - کہ داؤد کی عزت اُس کی بہادری کے باعث زیادہ ہوتی ہے تو وہ اُس سے ناراض ہوا - اور اُس کے مارنے کے درپے ہوا - اور اُس کے پیچھے اُس کی تلاش میں جابجا دیوانہ وار پھرتا رہا - کہ اُسے قتل کر ڈالے - اور آخر کو اُس کی بے آرام زندگی کا خاتمہ ہوگیا - اور وہ خودکشی کرکے اس تکلیف زدہ زندگی سے گذر گیا ؛؛ ساؤل کے بعد داؤد بادشاہ ہوا ؛؛ داؤد نہ صرف بادشاہ تھا - بلکہ وہ خداوند کا نبی بھی تھا ؛؛ اُس نے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی بابت بہت کچھہ خبریں بطور پیشینگوئی کے لکھیں - جو بہت برسوں کے بعد واقع ہوئیں ؛؛ اُسنے اپنی زندگی خدا کی ستائش اور حمد کے زبور گانے میں صرف کی ؛؛ اُسکی زبور کی کتاب آج تک بائبل میں موجود ہے - جس میں آدمی کے حسب حال نصیحتیں - اور مختلف تعلیمات مندرج ہیں ؛؛ خوش ہونے والے کے واسطے خوشی سے بھرے ہوئے حمد کے زبور - غمناک کے لئے تسلی آمیز باتیں ہر موقعہ کی موجود ہیں ؛ اس میں خداپرستوں کو نیک اجر - اور آسمانی برکتوں کے پانے کی اُمید - اور بے دینوں کو سزا اور عذاب میں پڑنے کی خبر دی گئی ہے ✣

باقی آئندہ

راقم

ج - س

سپرنٹنڈنٹ پنجاب ریلوے مہربانی سے ذرہ توجہہ فرماویں تو آسانی سے تکلیف رفع ہو جاویگی +

نمبر ۹ ڈون بمبی میل جو جنڈیالہ سے قریب ۵ بجے شام کے گزرتی ہے وہ یہاں نہیں ٹھہرتی - اسکے باعث مسافروں کو بہت تکلیف ہوتی ہے +

(۱) جو مسافر ملتان - پشاور اور پٹھانکوٹ سے اُس ریل میں آتے ہیں - اُنہیں امرتسر سے اتر کر یکہ کے وسیلے جنڈیالہ تک آنا ہوتا ہے - اور بعض وقت یکہ کے نہ ملنے سے اُنہیں امرتسر میں ٹھہرنا پڑتا ہے :

(۲) جو مسافر کہ ہندوستان کی طرف جانے والے ہوں - وہ اس ریل کے نہ ٹھہرنے کے باعث تکلیف اور انتظاری میں ہوتے ہیں - اور اُن کو صبح دس بجے سے لیکر ۱۱ بجے رات تک سٹیشن پر ٹھہرنا پڑتا ہے - کیونکہ ان ۱۲ گھنٹوں کے عرصہ میں اور کوئی ریل جنڈیالہ سے ہندوستان کی طرف نہیں جاتی +

(۳) اگر صاحب سپرنٹنڈنٹ جنڈیالہ کے حال پر مہربانی کریں - اور حکم دیں - کہ بمبی میل نمبر ۹ - ۱ - ۲ منٹ کے واسطے ٹھہر جاوے - تو اس سے نہ تو محکمہ ریل کا کچھ زائد خرچ ہے - اور نہ نقصان - بلکہ عام لوگوں کا حد سے زیادہ فائدہ ہے +

(۴) جنڈیالہ کا سٹیشن ایسا کم ہمت سٹیشن نہیں ہے جس سے کہ سرکار کو کچھ فائدہ نہ ہو - بلکہ اس سٹیشن کی ماہواری آمدنی کم سے کم ۲ ہزار ماہواری ہے - اور لاہور سے لیکر جالندھر تک جس قدر سٹیشن میں امرتسر کو چھوڑ کر سارے سٹیشنوں سے اچھی حیثیت کا سٹیشن ہے - پھر کیا وجہہ کہ جب بمبی میل میانمیر - اٹاری - بیاس اور کرتار پور سٹیشنوں پر ٹھہرتی ہے - تو جنڈیالہ میں نہ ٹھہرے؟ حالانکہ اس جگہ یورپین آبادی ہے - اور اکثر اوقات یورپین پادری صاحبان اور مس صاحبان بھی بذریعہ ریل آیا کرتی ہیں -

اگر دیسی لوگوں کی خاطر نہیں تو انہیں کے طفیل سے ریل ٹھہرائی جاوے +

(۵) دوسری عرض ہماری یہہ ہے کہ جو سڑک جنڈیالہ کی سرائے اور سٹیشن کے مابین ہے - وہ قریباً ۱۲ سال ہوئے کہ تیار ہوئی تھی - تب سے نہ تو کسی نے اس سڑک کی خبر لی - اور نہ مرمت ہوئی - اب وہ سڑک ویران حالت میں ہے - اور اس میں بہت سے گڑھے پڑے ہوئے ہیں - جس باعث مسافروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے - اور یکہ والے لوگ اس طرف خوشی سے نہیں جاتے اور لوگوں کو بکثرت کرایہ دینا پڑتا ہے +

اِس لئے باشندگان جنڈیالہ کی عرض ہے کہ اِس سڑک کی مرمت کی جاوے +

راقم

وارث الدین

کارروائی دوم جلسہ عام نیٹیو کرسچن ایسوسی ایشن پنجاب واسطے ترقی تعلیم اعلیٰ غریب دیسی مسیحی نوجوانان پنجاب جو لاہور مشن کالج کے مکان میں ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو منعقد ہوا +

حاضرین

1. عبد اللہ آتھم صاحب میر مجلس -
2. سردار تیر سنگھ صاحب منصف جالندھر -
3. بابو جے - سی سنگھی صاحب ہیڈ ماسٹر بیرنگ کرسچن ہائی سکول بٹالہ -
4. بابو ایس کے رودرا صاحب ایم - اے پروفیسر مشن کالج دہلی -
5. پادری ٹھل سنگھ صاحب سیالکوٹ مشن -
6. مسٹر اف گولک ناتھ چیٹرجی صاحب بی - اے اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور +
7. مسٹر چارلس گولک ناتھ صاحب بی - اے - بیرسٹر آیٹ لا - لاہور :
8. مسٹر ایم - سی مکرجی صاحب بی - اے - پروفیسر مشن کالج لاہور -
9. بابو آر سی داس صاحب - ہیڈ ماسٹر مشن سکول لاہور -
10. بابو آر - آر - اہا صاحب - مہتمم دینی کتب خانہ لاہور -
11. مسٹر ولیم چند صاحب ہیڈ ماسٹر مشن سکول ملتان -
12. بابو ایس - بی - متر صاحب - ہیڈ ماسٹر مشن سکول امرتسر -
13. لالہ کرم چند صاحب سوداگر و ٹھیکہ دار سیالکوٹ ۔
14. مسٹر جوزف نجمن صاحب اکونٹنٹ دفتر لاٹ صاحب -
15. مسٹر لوتھر سنگھ صاحب بی - اے سکنڈ ماسٹر بٹالہ بیرنگ سکول -
16. ڈاکٹر ڈی - ایس آٹو صاحب اسسٹنٹ سرجن -
17. مسٹر سولومن ٹوڈیو صاحب دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب -
18. مسٹر طالب الدین صاحب بی - اے لاہور - امریکن مشن -
19. ڈاکٹر عیسے داس صاحب - لاہور امریکن مشن -
20. پادری عیسے چرن صاحب - لاہور امریکن مشن -
21. لالہ موہن لعل رلیا رام صاحب -
22. لالہ چندو لعل منشن دار -
23. مسز ونا صاحبہ -
24. مسز ایم بوس صاحبہ - سپرنٹنڈنٹ وکٹوریا گرلز سکول لاہور :
25. مس بی - بوس صاحبہ وکٹوریا گرلز سکول +

اوّل - حاضرین جلسہ کی منظوری سے مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب میر مجلس مقرر ہوئے +

دوم - جلسہ کے شروع میں پادری ٹھل سنگھ صاحب نے حسب درخواست حاضرین خدا کی جناب میں دعا کی

سوم۔ سکرٹری نے پچھلے جلسہ عام کی کاروائی اور کارکن کمیٹی کی ساری کاروائیاں جو بتک ہوئی تھیں انگریزی اور اُردو زبانوں میں پڑھکر سنائیں ✤ اور وہ منظور ہوئیں ✤

چہارم۔ سکرٹری نے جلسہ کے سامنے عرض کی کہ آج کے جلسہ کا خاص کام یہہ ہے کہ ایسوسی ایشن ہذا کے قاعدے غور اور بحث کے بعد مقرر کرے ✤

چنانچہ کچھہ قاعدے اِس غرض سے بنائے گئے ہیں وہ ایک ایک کرکے آپکے سامنے پڑھتا ہوں بحث اور غور ضروری کے بعد منظور کئے جائیں ✤

پس قواعد مذکور سب کے سامنے آہستہ آہستہ ایک ایک کرکے پڑھے گئے اور چند تغیر و تبدل اور بعض ترمیم کے بعد منظور ہوئے ✤

جب بحث میں طول ہونے لگا تو یہہ امر پیش ہوکر منظور ہوا کہ اب حد سے زیادہ بحث کی فرصت اور ضرورت نہیں ہے بالفعل یہہ قاعدے جسقدر کہ تبدل اور ترمیم ہوئی ہو اُس کے ساتھہ منظور ہو جائیں اور ایک دو سال تک دیکھا جائے کہ کس طرح کام دیتے ہیں اگر آیندہ کچھہ نقص معلوم ہوں تو پھر کسی جلسہ عام میں رفع کئے جائیں۔ یہہ امر منظور ہوا ✤

اِس کے بعد تجویز ہوئی کہ جو قاعدے آج کے جلسہ میں منظور ہوئے ہیں انگریزی اور اُردو زبانوں میں چھاپکر سارے ممبروں کی خدمت میں بھیجے جائیں اور جو اب تک ممبر نہیں ہوئے ہیں اُن کی خدمت میں بھی اِس غرض سے ارسال کئے جائیں کہ وہ ہماری ایسوسی ایشن کے ممبر بن جائیں ✤

پنجم۔ جو کارکن کمیٹی گذشتہ جلسہ عام میں مقرر ہوئے تھے اُس کے ممبروں کی میعاد صرف اِسوقت تک تھی اُس کی بابت یہہ تجویز منظور ہوئی کہ وہی ممبر پھر مقرر کئے جائیں اور اُن کو وہی اختیار دیا جائے جو پیشتر جلسہ عام میں دیا گیا تھا ✤

ششم۔ اس کے بعد چندہ کی فہرست سارے حاضرین جلسہ کے سامنے پیش کی گئی اور اُس موقعہ پر وہاں چندہ مندرجہ ذیل تحریر کیا گیا ✤

1 بابو جے۔ سی۔ سنگھی۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
2 منصف شیر سنگھہ۔ دو روپیہ ماہوار ✤
3 بابو ایس۔ کے رودرا۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
4 منشی فضل الٰہی اڈیٹر کتب مسیحی مقیم بٹالہ۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
5 رائے میاداس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور پانچ روپیہ ماہوار ✤
6 مسٹر فیسینی اتالیق فرزندان کنور ہرنام سنگھہ صاحب پانچ روپیہ ماہوار ✤
7 عبداللہ آتھم صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ایک روپیہ ماہوار ✤
8 رائے عیسےٰ چرن چندو لعل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست دو روپیہ ماہوار ✤
9 پادری ٹہل سنگھہ ایک روپیہ ماہوار ✤
10 ڈاکٹر عیسےٰ داس۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
11 مسٹر ولیم کھیم چند۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
12 پنڈت جانکی ناتھہ ہیڈ ماسٹر مشن سکول دہلی ایک روپیہ ماہوار ✤
13 لالہ کرم چند سوداگر سیالکوٹ ایک روپیہ ماہوار ✤
14 بابو ایس۔ پی۔ متر۔ دس روپیہ سالانہ ✤
15 بابو آر۔ آر۔ راہا۔ دس روپیہ سالانہ ✤
16 مسٹر لوتھر سنگھہ۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
17 مسٹر طالب الدین۔ چھہ روپیہ سالانہ ✤
18 بابو بی۔ کے۔ چٹرجی۔ تین روپیہ سالانہ ✤
19 بابو ام۔ سی۔ سنگھی۔ تین روپیہ سالانہ ✤
20 مسٹر ام۔ سی۔ مکرجی۔ ایک روپیہ ماہواری ✤
21 مسٹر جورف نجمن۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
22 بابو رام چندر داس۔ دو روپیہ ماہوار ✤
23 مس دتا صاحبہ۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
24 مس ایم۔ بوس صاحبہ ایک روپیہ ماہوار ✤
25 مس کے ام بوس صاحبہ ڈاکٹر مس بمقام اٹاری۔ ایک روپیہ ماہوار ✤
26 مس۔ بی رام بوس صاحبہ ایک روپیہ ماہوار ✤
27 مسٹر جیکب باسٹن ایک روپیہ ماہوار ✤
28 مسٹر چارلس گولک ناتھہ۔ تین روپیہ ماہوار ✤
29 مسٹر گولک ناتھہ چنڈرجی پانچ روپیہ ماہوار ✤
30 لالہ چندو لعل پنشندار۔ ایک روپیہ ماہوار ✤

اِس کے بعد جلسہ برخاست ہوا ✤

دستخط

چندو لعل سکرٹری

بمقام لاہور۔ مورخہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء

آئندہ نمبر میں ہم اِس ایسوسی ایشن کے قواعد بھی درج کرینگے ✤ (اڈیٹر)

واقعات اور رائیں

عجیب ایجاد

اہل یورپ کی عجیب و غریب ایجادیں تازہ بتازہ اختراعیں ایک سے ایک زیادہ حیرت کا نمونہ نکلتی آتی ہیں اور ہم سوا اِس کے کہ اُن کو دیکھکر متعجب و متحیر ہوں اور اُن کے کمال کی ثنا خوانی کریں اور کچھہ نہیں کر سکتے۔ بجملہ بے شمار چیزوں کے جو سال گذشتہ میں ایجاد ہوئیں ایک عجیب قسم کی چار پہیے کی گاڑی ہی جو اِس قدر بتکلف آراستہ ہی کہ راجاؤں اور بادشاہوں کی سواری کے شایاں ہی۔ اِس گاڑی کے چلانے کے لئے صرف ایک پیسہ کا مٹی کا تیل کافی ہی۔ نہ گھوڑوں کی ضرورت ہی نہ بائی سکل وغیرہ کی مانند پاؤں سے حرکت دینے کی حاجت ہی خود بخود دعام سڑک پر ۱۲ میل فی گھنٹے کی رفتار سے چلتی ہی۔ اور جس طرف چاہو آسانی سے مُڑ جاتی ہی۔ یہہ گاڑیاں لالہ رامچندر ساہوکار کے ہاں فروخت کے لئے موجود ہیں جو دہلی میں موری دروازہ کے متصل رہتے ہیں اور کل ہندوستان میں سوا اُن کے کسی کو اِن کے فروخت کرنیکا اختیار نہیں ہی ✣ (سول اینڈ ملٹری گزٹ)

آہنی سپاہی

تازہ ترین ایجاد جسکی خبر نیویارک میں ڈاک سے موصول ہوئی ہی یہہ ہی کہ ایک آہنی سپاہی مثل گھڑی کے چابی کے زور سے لڑائی کرتا ہی اور بندوقیں داغتا ہی جو وقت اِس کا حال انگریزی اخبار میں پڑھا اور دیکھا تو یہہ سپاہی بالکل لوہے کا ایک نوجوان نظر آتا ہی اِس کے ہاتھ میں بندوق ہی۔ جسوقت چابی دی جاتی ہی تو ایک منٹ میں چالیس فیر کرتا ہی اِس حساب سے اِس کے جسم میں بہت مقدار گولہ بارود کی بھری ہی۔ اِس کے سر میں ڈائنامیٹ بارود رکھی ہی جس میں برقی تار لگا ہی اگر غنیم غالب آئے اور اِس سپاہی کو گرفتار کرنے لگے تو تار دور سے ہی دبا دینے سے سپاہی پھٹ جاتا ہی اور ریزہ ریزہ ہو کر بیکار ہو جاتا ہی۔ گلوب نام اخبار نے اِس نو ایجاد سپاہی کی مفصل کیفیت شایع کی ہی جس سے علما سمجھ گئے ہیں کہ فی الحقیقت ایسا ممکن ہی۔ اِس سپاہی کا ماہروں کی کمیٹی نے تجربہ کیا اور ہر طرح قابل تسکین پایا۔ یہہ ایجاد سپین کے شہر بارسلونا میں کی گئی ہی اور موجد نے گورنمنٹ سپین سے ٹھیکہ کیا ہی کہ مراکو کے جنگ ملیلہ میں ایک سو سپاہی روانہ کر کے وہاں کے سرکشوں کی قرار واقعی سرکوبی کر دونگا۔ اِس کے لئے تین لاکھہ روپیہ چاہا گیا ہی۔ یہہ نہیں بتلایا کہ گورنمنٹ نے ٹھیکہ منظور کیا یا نہیں۔ اِس میں شک نہیں کہ آئندہ اِس کی بابت مزید حالات موصول ہونگے ✣

بندروں کی زبان

پروفیسر گارنر صاحب جو عرصہ ۱۴ ماہ کا ہوا جنوب مغربی افریقہ کے اندرون ملک میں بندروں کی زبان سیکھنے گئے تھے حال میں انگلستان میں تشریف لائے ہیں پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ جس امر کے معلوم کرنے کو اُنہوں نے یہہ سفر اختیار کیا تھا اُسے پایہ ثبوت کو حسب دلخواہ طور پر پہنچا لیا ہی۔ یعنے یہہ کہ بندروں کی ایک باقاعدہ زبان ہی جسے مطالعہ کرنے سے انسان سیکھ سکتا ہی۔ پروفیسر صاحب اپنے ہمراہ دو بن مانس از قسم کولوکمبا لائے ہیں اور یہہ جانور انسانی نسل سے اِسقدر مشابہ ہیں کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہی اور اِس سے زیادہ مشابہ دوسرا جانور نہ ہوگا۔ وہ بڑے ذہین معلوم ہوتے ہیں اور آواز کے ذریعہ پروفیسر صاحب کو اپنی خواہشوں و خیالات سے آگاہ کر سکتے ہیں ✣ (عام)

پست قد قوم

افریقہ کے اندرونی علاقہ میں جہاں یورپین لوگوں کا گذر ابتک مشکل ہی پست قد قوم کا پتہ لگایا گیا۔ مسٹر سٹانلے صاحب امین پاشا کے ساتھہ اُس نواح کو گئے تھے امین پاشا تو قتل ہو گئے لیکن صاحب موصوف کمال دقت و مصیبت سے واپس آئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بونے لوگوں کا ملک دیکھا۔ اِن کے بیانات سائنٹفک لوگوں نے کمال دلچسپی سے سُنے لیکن وہ اُنپر اعتبار نہیں کرتے اور جہاندیدہ بسیار گوید دروغ کے مسئلہ پر اِن کی باتوں کو جو علمی نظروں میں نہایت عجیب معلوم ہوتی ہیں محمول کرتے ہیں۔ بہر حال صاحب موصوف کہتے ہیں کہ آنکھوں دیکھی بات ہی۔ اِن کوتاہ قد لوگوں کی عمدہ آبادی ہی۔ انکا اوسط قد ۴ فٹ ہی۔ اِن کا سر گول ہی۔ ناک چپٹی ہی۔ چہرہ ایسا ہی کہ جبڑے آگے کو اُبھرے ہوئے ہیں۔ بال بھورے رنگ کے اُونی گُنڈلدار ہیں۔ کھال ہلکی زردی مایل گندمی ہی۔ ڈاڑھی خفیف ہی اور کل بدن پر ہلکے رونگٹے ہیں۔ مزاج سے یہہ لوگ بے رحم ہیں۔ مکار ہیں اور چوری میں مشاق ہیں۔ اِن کی زبان خاص قسم کی ہی جو قوم دمبوبہ کی زبان سے کسی قدر ملتی ہی لیکن اِن کی زبان میں ہند سے ندارد ہیں۔ وہ کوئی زیور نہیں پہنتے۔ نہ جسم کو گودتے ہیں بعض لوگ اوپر کے ہونٹ میں دو سوراخ کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہی کہ مذہبی خیال بھی رکھتے ہیں کیونکہ اپنے مُردوں کو خاص و یکساں طریق سے دفن کرتے ہیں۔ وہ بیاہ شادی کی خاص رسوم کے بھی پابند ہیں لیکن مردمخواری کا بہت رواج نہیں ہی۔ مسٹر سٹانلے صاحب خیال کرتے ہیں کہ یہہ لوگ ایک خاص قوم کے پس ماندہ ہیں جو کسی زمانہ میں تمام افریقہ میں اور نیز ایشیا میں پھیلی تھی۔ اِن کی خصوصیتیں مثل بچوں کے ہیں۔ اِن کے تجربہ غضب

منکشف ہیں اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نشو نما کسی باعث رکا ہوا ہے۔ سائنٹفک لوگ ان حالات کو سنکر مارے حیرت کے انگشت بدنداں ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ صاحب موصوف چند نمونے اپنے ہمراہ نہ لائے*

مذہبی مباحثہ

پولیس نیوز کا نامہ نگار لکھتا ہے :-

کہ ۷ جنوری سے موضع گگرولی علاقہ بھوپہ میں اہل سنت وجماعت اور اہل شیعہ میں مذہبی مباحثہ ہو رہا ہے۔ اس میں اندازاً چھ سات ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ آدمی دونوں طرف کے موجود ہیں۔ عرب ہندوستان اور ایران کے علماء جمع ہوئے ہیں۔ بڑے معرکہ کا مباحثہ ہے سرکاری انتظام بھی ہو گیا ہے۔ دو پنڈت اور دو پادری ثالث مقرر ہوئے ہیں۔ مفصل حالات اور نتیجہ سے آئندہ مطلع کیجاویگی*

اور سنئے

ایک شخص سہارنپور کی جامع مسجد میں بشدت عطش کی وجہہ سے پانی پینے کے لئے حمام پر گئے اور وہاں اس حیرت میں تھے کہ پانی کس ذریعہ سے پیوں کہ پیاس بجھے تھوڑے عرصہ میں ایک آدمی لوٹا لیکر پانی لینے کے لئے آیا اور اُس نے پانی نکالنے کے لئے کل جو لگی ہوئی تھی گھماکر حمام سے پانی لے لیا پھر وہ بند کر کے چلا گیا۔ یہہ حضرت مشرقی کھڑے دیکھ رہے تھے جب وہ چلا گیا فوراً کل اسیطرح گھماکر پانی پینے لگے۔ جب سیراب ہو گئے تو سر ہلایا کہ بس کر بار بار سر ہلایا لیکن وہاں کون سنتا ہے بہت ہی خفا ہوئے اور سیڑھیوں سے جوتا اُٹھا کر لگے ڈانٹ بتانے خیریت سے دو چار نمازی وہاں موجود تھے جنہوں نے حضرت کو سمجھایا۔ اور پینچ بند کیا۔ ورنہ آپ جوتا لئے کھڑے رہتے اور پانی نکلا کرتا*

ڈاک خانوں میں غبن

گذشتہ سال ڈاک خانہ میں کئی ایک غبن ہوئے جن میں سے بڑے بڑے دو بنگال سرکل میں ایک قائمقام دیسی سب پوسٹ ماسٹر نے کئے تھے یعنے کلکتہ سے ۲۵۹۷ روپیہ کا ایک ویلیوپے ایبل پارسل اُس کے پاس آیا اور اُس نے غبن کر لیا۔ اسی سرکل میں ایک اور دیسی سب پوسٹماسٹر ڈاک خانہ ۱۶۹۱ کھا گیا۔ ڈاک اور ڈاک خانہ توڑنے اور سرکاری روپیہ چرانے کے ۲۴ واقعہ ہوئے۔ اور ۴۴۳ روپیہ کا مال چوری گیا۔ اور تقریباً سب کا سب مل گیا۔ ۲۷ راہزنی کے واقعہ ہوئے۔ یہہ سب دیسی ریاستوں میں ہوئے۔ مگر سوائے تین کے باقی میں جو ڈاک لوٹی گئی۔ اُسکی کچھ قیمت نہ تھی۔ راہزنوں کے ماسوائے ڈاک کے لئے اور بھی خطرے ہیں۔ گذشتہ سال کے واقعات میں کئی کیس ایسے ہیں جن میں ہرکارے معہ ڈاک ڈوب گئے۔ ایک کیس میں میل کارٹ کو سیلاب بہا لیگیا۔ دو کیس میں ڈاک کی کشتیاں اُلٹ گئیں۔ ایک کیس میں ایک کشتی کو ایراوی دریا کا دھار اپچاس میل سمندر میں بہالے گیا۔ ڈاک خانوں میں آگ لگ جانے کے ۴۸ واقعات ہوئے۔ آسام میں ہرکارہ پارسل کی ڈاک دیماپور کو لیجا رہے تھے۔ اُنہوں نے جنگلی ہاتھیوں سے راستہ بند پایا۔ اور اُن کو اپنی جان بچانے کے واسطے پارسل وہیں پھینکنے پڑے۔ ڈاک کے تھیلے اگلے روز پائے گئے۔ مگر ایک معہ اسباب بالکل برباد ہو گیا ہوا تھا*

ڈاکخانوں میں عورتوں کی ملازمت

ولایت کے ڈاک خانوں میں بہت سی عورتیں ملازم ہیں۔ چنانچہ ایک لاکھ بیس ملازموں میں سے بیس ہزار عورتیں۔ برہما میں بھی عورتیں پوسٹ ماسٹر رکھی جاتی ہیں۔ مگر ہندوستان میں سوسائٹی کی حالت کے بموجب یہہ ناممکن ہے۔ پنجاب میں صرف ایک عورت ملازم ہے۔ اور یہہ دیسی ہے۔ اور بیس سال سے برابر بڑی عمدہ طرح سے چٹھیات تقسیم کرتی رہی ہے۔ یہہ ضلع شاہ پور کے ڈاکخانہ ساہیوال میں ہے۔ یہہ عورت پہلے ایک پائی فی چٹھی کے حساب سے چٹھیاں تقسیم کرنے کے واسطے رکھی گئی تھی۔ مگر بعد ازاں اس کو ڈاکخانہ سے تنخواہ مقرر ہو گئی۔ یہہ بالکل جاہل ہے۔ مگر اسکو جگہ اور باشندگان کا علم ایسا اچھا ہے کہ جب اسکو پتہ پڑھکر سنایا گیا تو فی الفور ٹھیک تقسیم کرتی ہے۔ اس کے سوائے ڈاک میں چند یورپین لیڈیاں تھیں۔ اور ان کے سوائے ہندوستان کے محکمہ ڈاک میں اور کوئی عورت ملازم معلوم نہیں۔ ۳۱ مارچ کو ڈاک خانہ کے کل ملازموں کی تعداد ۷۰۶۸۵ ۴ تھے مگر یہہ تعداد بمقابلہ ان کی کارگذاری کے بہت کم ہے*

چانده میں خونریزی

چانده میں جن دو پولیس کنسٹبلوں نے سب انسپکٹر کو قتل کر کے سخت کشت و خون پر کمر باندھی تھی اُن کا نام کالکا پرشاد اور یاسین خان ہے۔ انپر رشوت ستانی کا الزام عائد تھا۔ سب انسپکٹر صاحب تحقیقات کرتے تھے اور پانچ دیگر شخص جنہوں نے شہادت دی تھی اُن کو بھی حملہ کر کے سخت مجروح کیا تھا۔ اس کے بعد اُنہوں نے ایک دیہاتی زمیندار سے بندوق چھین کر شہر چانده کا رستہ لیا اور ۳ جنوری کی صبح کو کوتوالی میں آ پہنچے اور وہاں باواز بلند کہا کہ ہم ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی کمشنر کو قتل کرینگے۔ کوتوالی کی پولیس کو اُن کے پکڑنے کی جرأت نہ پڑی۔ کچھ آدمی دور کھڑے ہو کر تماشا دیکھتے تھے اور کچھ سپاہی نزدیک رستہ سے دونوں صاحبوں کے مکان پر اطلاع کرنے گئے۔ اسیطرح دونوں قاتل شہر کے بیچ میں ہوتے ہوئے دوسرے دروازے سے نکل گئے کسی نے اُن کو نہ پکڑا۔ یہاں سے سول سٹیشن

گورستہ جاتا تھا۔ اس مقام پر ڈاکٹر مسٹر کلینڈ صاحب سول سرجن سے مُٹھ بھیڑ ہوئی جو شفاخانہ کا معائنہ کرکے شہر سے باہر آتے تھے۔ کالکا پرشاد نے فوراً اُن پر بندوق سر کی۔ ڈاکٹر مسٹر کلینڈ نے نشانہ کا جواب پولیس کی بندوق سے دیا۔ لیکن دونوں کے نشان خطا ہوئے۔ اِس اثنا میں مسٹر میریٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی یہاں آپہنچے اور یہہ دیکھکر کہ گولی بارود ناکارہ ہے دونوں افسر گاڑی پر سوار جدید گولی بارود لینے کو گئے۔ اِتنے میں دونوں قاتل کچہری کے احاطہ میں پہنچے اور ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہوئے اُسوقت مسٹر سکنر صاحب ڈپٹی کمشنر موقع پر آئے۔ وہ چار پانچ قدم کے فاصلہ پر تھے کہ کانسٹبل نے نشانہ باندھا لیکن بندوق نہ چلی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اُن کو کہا کہ ہتھیار چھوڑ دو۔ لیکن اُنہوں نے نہ مانا اور جب مسٹر سکنر صاحب کالکا پرشاد کی طرف بڑھنے لگے تو وہ کلہاڑی گھماتا ہوا اُنپر لپکنا ہی چاہتا تھا کہ مسٹر کلینڈ نے نشانہ باندھکر اُسکو چت کردیا۔ اِسکے ہمراہیوں پر پولیس کے لوگ تلوار اور نیزوں سے ٹوٹ پڑے اور اگر صاحب ڈپٹی کمشنر نہ روکتے تو اس کا تکا بوٹی کر ڈالتے۔ تاہم وہ سخت مجروح ہوکر ہسپتال میں ڈالا گیا۔ یہہ بات تعجب سے بیان کی گئی ہے کہ کالکا پرشاد کا چال چلن ہمیشہ نیک رہا ہے اور وہ کچھ عرصہ سے میریٹ صاحب کا اردلی تھا۔ یاسین خان زیر معالجہ ہے اور امید کی جاتی ہے کہ وہ بچ رہیگا اور ظاہر کریگا کہ معاملہ کی وجہہ کیا تھی۔ یہہ خوشی کی بات ہے کہ قاتل لوگ پہلے کوتوالی میں آئے اور اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ اگر بجائے اس کے وہ سول سٹیشن کے بنگلوں کو سیدھے چلے جاتے تو یقیناً ایک نہ ایک صاحب کو کچہری میں قتل ہی کر ڈالتے

کروسین تیل کے لیمپ

ہندوستان میں کروسین تیل کی کھپت کی کچھ انتہا بیحد ہے۔ لیکن ایک نقص اس میں حائل ہے وہ یہہ ہے کہ چمنیاں افراط سے ٹوٹتی ہیں جن کا خرچ تیل کی ارزانی کو نا قابل برداشت گرانی میں تبدیل کردیتا ہے۔ یہہ سچ ہے کہ ٹین کے سستے چراغ عام طور پر بازاروں میں فروخت ہوتے ہیں جن میں بتی بغیر چمنی کے جلتی ہے لیکن اس سے سخت دھواں پیدا ہوتا ہے جو علاوہ مضر بصارت ہونے کے تمام کمرہ اور کپڑے لتے کو جو کوٹھڑیوں میں بند ہوتا ہے بالکل سیاہ کردیتا ہے۔ یہہ عظیم نقص کیروسین تیل کی بکری کو بہت کچھ روکتا ہے اگر ولایت کے کاریگر کوئی اس قسم کا سستا لیمپ ایجاد کریں جو قیمت میں چند آنہ سے زیادہ نہ ہو اور دھواں نہ دے تو خیال کیا جاتا ہے کہ بہت لوگ کیروسین کے استعمال کو بوجہہ ارزانی ترجیح دینگے۔ اور یورپ اور امریکا میں بڑے بڑے کاریگر موجود ہیں وہ لوگ اگر اس طرف توجہہ دینگے تو یقین ہے کہ کامیاب ہونگے ✦ (عام)

حضور وائسرائے

حضور لارڈ لینسڈون معہ جنابہ لیڈی صاحبہ کے ۲۷ جنوری کو وارن ہسٹنگز نام فوجی جہاز پر سوار کلکتہ سے روانہ ہونگے۔ وہ پہلے کولمبو جائینگے۔ وہاں دو تین روز قیام فرماکر مارسیلیز کو روانہ ہونگے۔ وہاں سے بذریعہ ریلوے سفر کرینگے ✦ حضور لارڈ الجن صاحب ۲۰ جنوری کو بمبئی میں رونق افروز ہونگے۔ کرنل ڈیورینڈ صاحب ملٹری سکرٹری بھی ہمرکاب تشریف لائینگے ✦ لارڈ ممدوح کی نسبت کہتے تھے کہ وہ اپنا پرائیوٹ سکرٹری ہندوستان میں آکر کسی کو مقرر فرمائینگے۔ یہہ غلط نکلا۔ اُنہوں نے مسٹر ببنگٹن سمتھ صاحب کو جو خزانہ انگلستان کے عہدہ دار ہیں پرائیوٹ سکرٹری مقرر فرمایا ہے ✦ جس روز لارڈ الجن صاحب بمبئی پر رونق افروز ہونگے اسی شام کو ملابار پائنٹ کے گورنمنٹ ہوس میں آپکو ایک دعوت دیجاویگی جس میں تمام جید عہدہ دار و رؤسا آپ سے شرف نیاز حاصل کرینگے ازاں بعد کلکتہ میں تشریف لائینگے۔ آپ کے طریق استقبال کی نسبت مفصل احکام شائع کئے گئے ہیں ✦ سر جارج وائٹ صاحب کمانڈر انچیف افواج ہند لارڈ الجن صاحب سے ملاقات کرکے دوسرے دورہ پر روانہ ہونگے اور بجٹ ہند کے کونسل میں پیش ہونے تک کلکتہ میں واپس آجائینگے ✦ کہتے ہیں کہ لارڈ الجن صاحب کا پہلا کام فضول اخراجات سرکاری کی تخفیف کرنا ہوگا اور آپکی انتظامی لیاقت کا جو شہرہ ولایت میں مسلم ہے اُس سے یقین کیا جاتا ہے کہ آپکی حکومت ہندوستان کی رعایا اور ریاستوں کے حق میں مفید اور مبارک ہوگی ✦ خدا ایسا ہی کرے ✦

منہ

احکام متعلق گوکشی

گورنمنٹ بنگالہ نے فسادات گوکشی کے انسداد کی نسبت ایک منصفانہ حکم جاری فرمایا ہے۔ اس میں تسلیم کیا ہے کہ اہل ہنود کی ناراضی بجا ہے جبکہ انکو صریح اشتعالک دیجاتی ہے۔ تمام میونسپلٹیوں اور چھاونیات کے افسروں کو سخت تاکید کی گئی ہے کہ جو مویشی ذبح کے لئے ہیں وہ عام بازاروں اور گذرگاہوں کے بیچ سے ہانک کر نہ لیجائی جائیں۔ بلکہ تنہا راستے اختیار کئے جائیں اور ایسے طرق سے انکو لیجائیں کہ کسی کی توجہہ انکی طرف نہ ہو اور کسی کو یہہ معلوم نہ ہونے پائے کہ اُن کو کہاں لیجا رہے ہیں ✦ مذبح بھی [illegible] آبادی سے دور تنہا علاقوں میں بنائے جائیں اور اُن کے گرد بلند دیواریں کھینچی جاویں تاکہ کسی طرف سے اندر کو نگاہ نہ پڑ سکے۔ بیف صرف اُن دکانوں میں خاموشی کے ساتھ بکنا چاہئے جو خاص اسی مطلب کیلئے بحصول لائسنس مقرر کیجاویں۔ دکاندار نہ تو اس چیز کی آواز دینگے اور نہ اس چیز کو کھلا رکھینگے کہ رہگذر والوں کی نظر اس پر پڑے ✦ نواب لفٹننٹ گورنر نے حکام ماتحت کو سخت تاکید فرمائی ہے کہ وہ ان قواعد پر فوراً اور پوری طرح سے عملدرآمد کریں کیونکہ وہ اس معاملہ کو نہایت ضروری تصور فرماتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ان احکام پر کار بند ہونے میں کسی طرح پہلو تہی نہیں کی جاویگی ✦

منہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

انگلستان میں فاقہ کشی کی ترقی نے بہت لوگ خودکشی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تجویز کی جاتی ہے کہ اس کا علاج کریں ورنہ حکومت کو سخت خرابی کا سامنا ہوگا +

انگلستان نے سنہ ۱۸۹۳ء میں جنگی جہازوں کی ترقی پر ۲۹ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ صرف کئے۔ فرانس نے ۲۹ لاکھ ۱۸ ہزار۔ اور روس نے ۲۶ لاکھ ۹۲ ہزار پونڈ خرچ کئے تھے +

پیرس (فرانس) کی مجلس چیمبر میں مسمّٰی ویلانٹ جس نے گولہ پھینکا تھا پھانسی کا سزایاب ہوا۔ مجرم نے کہا کہ غربا کی مصائب پر توجہ مبذول کرنا مقصود تھا۔ یہہ نما آگیا +

فرانس میں یکم جنوری کو دو ہزار وارنٹ تلاشی و گرفتاری مفسدان کے ناخذ کئے گئے۔ پولیس نے دوران تلاشی میں بہت سے مقامات سے بھک سے اڑنے والی بارود پائی +

امریکہ میں سزائے موت کے لئے ایک جدید تجویز پیش ہوئی ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ ایک کمرہ میں زہریلی گیس بھردی جس میں مجرم آرام سے پڑکر ہمیشہ کے لئے سو رہے گا +

امریکن ڈاکٹر اے ڈی تھیئر نے سورج کی کرنوں میں بہت مرضوں کے آرام کی خاصیت پائی۔ اس سے کاشنگ کا کام بہت اچھا نکلتا ہے۔ شیشے سے گرمی پہنچائی جاتی ہے +

گورنمنٹ سیلون ہندوستان اور لنکا کے درمیان ریلوے جاری کرنے کے لئے آبنائے پاک کی پیمائش کرلنے کی طرف متوجہ ہے۔ اس ریلوے سے تجارت جنوبی ہند کو بڑا فائدہ ہوگا +

یہہ ایک خوشی بخش خبر ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ نے گورنمنٹ ہند کے پاس ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں ہندوستان میں صنعتی سکول قایم کرنے کی زور سے ہدایت کی ہے +

گورنمنٹ ہند نے سرکاری طور پر مشتہر کیا کہ لارڈ الجن جدید وائسرائے ہند ۱۰ ماہ حال کو عدن میں رونق افروز ہونگے۔ اور بمبئی میں ۲۰ ماہ حال کو +

سیونگ بینکوں میں سال گذشتہ میں ۰۰۰۰۰۰،۱۴ روپیہ جمع تھا جس کا سود ۲۷ لاکھ سے کچھ کم دیا گیا۔ ڈپازٹ رکھنیوالوں میں قریبًا ۹۰ فیصدی ہندوستانی ہیں +

منجملہ دیگر ذرایع خودکشی کے مٹی کا تیل بھی ایک ذریعہ ہے۔ پچھلے دنوں عدن میں ایک بارہ سالہ لڑکی نے ساس کی تکلیف سے اپنے سر کے بالوں میں اور بدن پر مٹی کا تیل ڈالکر آگ لگادی اور جل کر مرگئی +

بمبئی میں ۲۔ ڈسمبر تک ۳۶ لاکھ روپیہ کی چاندی باہر سے آئی اس لئے چاندی کا نرخ بہت گھٹ گیا۔ انگلشمین بافسوس لکھتا ہے کہ ناواقف ہندوستانی روپیہ دیکر نکمّی دھات خرید رہے ہیں +

دہلی میں شاہی خاندان کے لوگوں کی حالت بڑی ہی نازک ہے۔ ان میں بعض کا وظیفہ دو روپیہ ماہوار بعض کا اڑھائی یا تین روپیہ ماہوار ہے۔ دولت و حشمت پر غرور کرنیوالوں کو اس سے عبرت حاصل کرنا چاہئے +

آگرہ میں ایک مولوی صاحب نے انتقام رقابت کے باعث ایک دھوبن کو خنجر سے ہلاک کیا جب آدمی نفسانی جذبات کا مغلوب ہوجاتا ہے تو اس سے ناگفتہ بہ حرکات صادر ہوتی ہیں +

جودھپور میں ہمبئی کی سفید شکر کی فروخت باین خیال کہ اس سے ہندو دھرم بگڑتا ہے بند کی گئی ہے۔ احکام جاری کئے گئے ہیں کہ اس کھانڈ کی بنائی ہوئی کوئی چیز فروخت نہ کی جائے +

چاندہ میں دو کنسٹبلوں نے ایک انسپکٹر پولیس کو معہ اردلی قتل کر ڈالا۔ دونوں کنسٹبل بھی دوران گرفتاری میں قتل ہوگئے۔ اگرچہ ایک قریب المرگ ہے +

شملہ میں ایک کنسٹبل مسمّٰی موتی رام کو بقول اخبار ٹربیون ایک ماہ قید اور پانچ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی کہ اُسنے دوسرے ایک کنسٹبل کے صندوق کا قفل توڑ کر سوا تین روپئے نکال لئے تھے +

ہسپتال چھاونی کوئٹہ کے ایک کمپونڈر کو تین ماہ قید اور جرمانہ کی سزا اس جرم میں دیگئی کہ وہ اپنے گھر ضلع امرتسر میں ادویات کی شیشیاں پوشیدہ بھیجا کرتا تھا +

لاہور حکام ریلوے نے ایک گمنام چٹھی سے مطلع ہوکر موچی دروازہ کے متصل ایک دوکان کی تلاشی لی جہاں سے ریلوے کا مسروقہ تانبا او دیگر اشیا برآمد ہوئیں۔ دوکاندار کو تین ماہ کی قید کی سزا ہوئی +

گورنمنٹ پنجاب نے مظالم دورہ حکام کے انسداد کیلئے تمام زمینداروں کے نام ایک اشتہار جاری کیا ہے کہ کوئی زمیندار بغیر وصول قیمت کوئی چیز کسی کو نہ دے۔ یہہ حکم قابل تعریف ہے۔

وزیرآباد میں ایک مسلمان نے اپنی جورو کی ناک کاٹ کر کتّے کے آگے ڈالدی جسے وہ فورًا کھا گیا۔ شاید جورو نے اُس کا نہایت دل جلایا تھا جس کو یوں ٹھنڈا کیا گیا +

ہے۔ لیکن جبکہ ایک وجود ذی عقل - اور آزاد مرضی - نیچر کے ضروری طریق میں دست اندازی کرتا اور نیچر کے اوپر اور اُس کے اندر کام کرتا ہے۔ ایسا کہ بوسیلہ اپنی عقل خواہش اور مرضی کے - ایک بالکل نئی ابتدا بناتا ہے - اور ایک مطلق نیا نتیجہ - یا ماجرا پیدا کرتا - جو محض طبعی قوانین اور قوتوں سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا تھا - تب وہ بالاصل ایک معجزہ ہوتا ہے۔ مضائقہ نہیں - خواہ وہ فعل ایک انسان یا ایک فرشتہ - یا خدا کا ہو۔ نیچر کے مستقیم طریق کے اندر ایک عقیل مرضی کی مداخلت میں جس سے ایک نیا اور مطلوبہ نتیجہ پیدا ہو جائے - جو محض طبعی قانون کی قوت پر کلی فوقیت رکھتا ہو - ہم معجزے اور فوق الخلقت کام کا جوہر پاتے ہیں۔ تاہم اصطلاح میں لفظ معجزہ اکثر ظاہری نتیجوں میں محدود ہے - جو فوق الانسان فاعلوں سے نیچر میں پیدا کئے جائیں - اور خصوصاً اُن ظاہری نتیجوں میں جو خدا کے خاص ارادے سے نیچر میں ظاہر ہوں۔ چنانچہ ہم اپنا مطلب ظاہر کرنے کے لئے مسیح کے معجزوں کی مثال دے سکتے ہیں - جیسا کہ طوفان کو تھام دینا - پانی کو انگوری شراب بنانا - بیمار کو چنگا کرنا - مُردے کو جلانا - اور یے سب کام اُسنے نیچر پر اپنی مرضی کی طاقت کو ظاہر کرنے کے لئے۔ پس اسی اصطلاح معجزہ سے ہم کو کام ہے۔

یہہ ضرور ظاہر ہوگا - کہ وہ معجزات جن کا ابھی ذکر ہوا ہے - معمولی ماجرے نہیں ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ ایسے ہوتے - تو حقیقت میں انکا ہونا موقوف نہ ہوتا - لیکن وہ اپنی طاقت شہادت بکثرت کھو دیتے - اور انسانی فعل اور اخلاقی ترتیب میں بکثرت دست اندازی کرتے۔ اس صورت میں خدا اپنے دوامی معجزات سے نہ صرف اپنے قوانین نیچر کے اوپر - جن کو اُسنے انسان کی ہدایت کے لئے مقرر کیا ہے - خفت ڈالتا - بلکہ اُن قوانین کی علمی واقفیت کو - اور اُن کے اوپر مطمئن اعتقاد کو ناممکن کے قریب کر دیتا۔ صحیح رائے یہہ ہے - کہ معمولی زندگی - اور تاریخ کے لئے ہم معمولی قوانین پر نظر کرتے ہیں - گویا کہ وہ ظاہر اور محسوس فاعل ہیں - حالانکہ معجزات - جن کے ساتھ ہمیں ابھی سروکار رکھنا ہے صرف دین عیسوی کی ابتدا کے ساتھ متعلق ہیں - کہ الٰہی رسالت کو ثابت کریں - اور ظاہر کریں - کہ یہہ مذہب جدید - ایک فوق الخلقت اصل - اور مطلب و مقصد کا مذہب ہے۔

متفرق آیتوں کے سلسلہ کے علاوہ اُس کی زندگی - چلن - اور اثر بالاتفاق ہم کو اسکی الوہیت کی تعلیم تک پہنچاتے ہیں۔ روزیو نے سچ کہا ہے کہ "اگر سقراط کی زندگی اور موت ایک دانا آدمی کی ہیں - تو مسیح کی زندگی اور موت ایک خدا کی ہیں۔ اور اگر مسیح ایک الٰہی شخص ہے - تو مسیحیت بھی الٰہی ہے کیونکہ اُس کی اصل اور قلب مسیح ہے"۔

پس مسیح کے حق میں ہمارا ایسا فیصلہ ہے - کہ ہم اُس میں ایک فوق الخلقت شخصیت پاتے ہیں۔ اُس کی کامل پاکیزگی ہی میں - ہم اسکا ثبوت دیکھتے ہیں۔ کیونکہ کامل پاکیزگی ایک ایسی شے ہے جو طبقہ خلقت میں نہیں پائی جاتی ہے۔ وہ ایک شے ہے - جو صاف عالم بالا سے آتی ہے - اور وہ اعلیٰ معنی میں فوق الخلقت ہے۔ وہ بہ نسبت طبعی معجزات کرنے کی طاقت کے بھی ایک بلند تر فوق الخلقت ہے۔ وہ اُس سے اُسی قدر اعلیٰ تر ہے جس قدر صرف عقلی اور طبعی باتوں سے اخلاقی باتیں اعلیٰ تر ہیں۔ لیکن یہہ کامل پاکیزگی ہم یسوع ہی میں پاتے ہیں - اور فقط یہہ ہی پاکیزگی نہیں - بلکہ ہم اُس میں ایسی استعداد - ایسی معموری - اور تجویز کی اول سے آخر تک ایسی تمامی بستعلاء انسان اور استقبال کا ایسا ادراک پاتے ہیں - جو انسانی حکمت و دانائی سے بڑھکر حکمت و دانائی پر اشارہ کرتے ہیں - جیسے اُس کے معجزات انسانی طاقت سے بڑھکر طاقت پر دلالت کرتے ہیں۔ یا یوں کہیں کہ ہم اُس میں سہ چند فوق الخلقت - یعنی فوق الخلقت طاقت - و حکمت اور پاکیزگی پاتے ہیں - جو اُس کی فوق الخلقت اصل پر - جس پر اُن کی بنیاد ہے اشارہ کرتی ہیں۔ اس کے مطابق اُس کی منظیر شخصیت محض دُنیاوی کیمیاگری - یا تبدیلی حالت کا ثمرہ نہیں ہو سکتی۔ ایک چشمہ جو اتنا زیادہ اونچا چڑھتا ہے - ضرور اسکی اصل زمین کی بلند ترین چوٹیوں سے پرے بلکہ آسمانوں کے آسمان میں ہوگی۔ جیسا کیمیاگر تھوڑی سی تفریق سے نتیجہ نکال سکتا ہے کہ بعض پتھر شہابی چیز ہیں - اور ایک بلند طبقہ سے زمین پر اُترے ہیں - ویسے ہی یسوع کی شخصیت کی تشریح ظاہر کرتی ہے - کہ وہ آدم ثانی - خداوند آسمان سے ہے۔ جیسا کہ آفتاب اپنی ہستی - افضل وفوق - اور قوت کو روشنی - گرمی - اور کشش کے وسیلے ظاہر و ثابت کرتا ہے - ویسا ہی مسیح اپنے کو بوسیلہ

نور افشاں

مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۵ء بروز جمعہ

افضل تر آسمانی روشنی و جلال - اور اپنی ذات کی قوتِ جاذبہ کے آفتاب صداقت ثابت کرتا ہے۔ اُس کی خدا کے شایان عظمت - سلطنت - عالم الغیبی - خود مختاری - پاکیزگی - عدالت - نیکی - دانائی - اور قدرت - نہ صرف کافی اور حقیقی نور اور شہادت ہے - بلکہ اعلیٰ ترین نور اور شہادت ہے۔ اِس پر نظر کرنے میں ہم دیکھتے ہیں کہ - وہ نہ فقط ایک حقیقت - بلکہ فوق الخلقت - ہاں ایک الٰہی شخص ہے۔ بالآخر مسیح جیسا کہ اناجیل میں دکھلایا گیا - خود اپنا اور اپنے فوق الخلقت اور الٰہی مذہب کا بہترین ثبوت ہے +

تمام شد

مسیحی شہادتوں کے مشاہدات

چوتھا باب

مسیحی معجزات

اِس باب میں ہمارا مقصد معجزات کے مضمون پر بحث کرنا ہے - کیونکہ یہہ مسئلہ اِس زمانہ کے ایک ضروری سوالات میں سے ہے۔ ہمارے مقصد کے لئے یہہ بالکل ضرور نہیں ہے - کہ ہم کسی دقیق تفصیل - یا اُس کے ایک بہ محنت ساختہ بیان کو کہ معجزہ فی الحقیقت کیا ہے - قلمبند کریں۔ ہمارا مطلب خصوصاً عملی ہے - اور صرف اِسقدر ضرورت ہے - کہ عملی مقاصد کے لئے صحیح اور کافی بیان کیا جائے +

ہم دُنیا میں ہر کہیں اپنے اِردگرد طبعی نیچر کے ایک انتظام اور سلطنت کو پاتے ہیں جس کے جال میں ہم موجود رہتے ہیں۔ یہہ انتظام - مادّہ - طبعی قوت - اور قوانین نیچر پر مشتمل ہے۔ جبکہ صرف عملی پہلو سے اُنپر نظر کی جائے - تو یہہ طبعی قوانین قدرتی سیدھے طریقوں میں حرکت کرتے ہوئے بضرورت کام کرتے ہیں - ایسا کہ اُن کا کام مہندسانہ قاعدہ - یا مساوات سے بیان ہو سکتا

بقیہ روئداد

نمبر ۳۱ - رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال تلسی رام کتھری کشعر اس کے کہ سائل کو اجازت تعمیر مکان تا حد چبوترہ کے ملے و رائے سب کمیٹی کہ برابر مکان نتھو لال اجازت تعمیر ملے - و رائے صاحب سول سرجن بہادر کہ اس بارہ میں کوئی قاعدہ مقرر ہونا چاہئے و رائے صاحب وائس پریذیڈنٹ و پریذیڈنٹ کہ اگر حسب درخواست - سائل اجازت دی جاوے تو کچھ ہرج نہیں +

تجویز ہوئی کہ سوا گز چبوترہ چھوڑ کر جیسا نتھو لال نے کیا ہے اُس کے مطابق سائل بھی تعمیر کرے اور آئندہ کے لئے ایک سب کمیٹی :

سید غلام محمد صاحب =

صاحب وائس پریذیڈنٹ =

لالہ مولراج صاحب =

و صاحب سول سرجن بہادر =

مقرر ہو کر ایک قاعدہ کا مسودہ بنا کر کمیٹی میں پیش کریں جس میں یہہ درج ہو کہ کس قدر وسعت والے کوچہ میں تعمیر او شامل کرنے کی اجازت دیجایا کرے اور کس قدر میں نہ دی جایا کرے اور جو جو امور مناسب معلوم ہوں اُن کا بھی تذکرہ اپنی کارروائی میں کریں"

نمبر ۳۲ - رپورٹ ممبر صاحب حلقہ ظہر سوال ہیرا لال برہمن کہ ۵ فروری ۱۸۹۰ء سے ایک پل سائل کا طول میں ۵ فٹ دوسرا ۴ فٹ ثابت ہے مطابق اُسکے تعمیر کرنے کا سائل حقدار ہے حکم صاحب پریذیڈنٹ ۷ نومبر ۱۸۹۲ء کو کمیٹی سے فیصلہ ہو چکا ہے اس لئے اوّل دو ثلث ممبر صاحبان سے رائے لیکر پیش کیا جاوے +

باتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ حسب فیصلہ جوڈیشل اجازت تعمیر دو پل ہائے کی دیجاوے +

نمبر ۳۳ - رپورٹ سب کمیٹی ظہری سوال عمرا وغیرہ کہ کرم الٰہی نے محلہ چھاونی بہ تعمیل حکم ۲ - مارچ ۱۸۹۳ء کمیٹی کی دیواروں کو گرا کر حسب الحکم کمیٹی دوبارہ بنا لیا ایک طرف سے بسبب خم دار ہونے کے دیوار بڑھی ہوئی معلوم دیتی ہے اس لئے کرم الٰہی کو معاف فرمایا جائے +

تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کی جاوے +

نمبر ۳۴ - رائے صاحب سول سرجن بہادر بحوالہ رزولیوشن نمبر ۲۹ مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۳ء مشعر اس کے کہ واسطے ہوا کے پڑا رہنا چبوترہ خوانچہ کا ضروری ہے -

کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ رائے صاحب وائس پریذیڈنٹ منظور کی جاوے اور اجازت دی جاوے +

نمبر ۳۵ - سوال میر غیاث الدین براد ملنے اجازت تعمیر دیوار معہ رائے ممبر صاحب تائید سائل +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحب حلقہ کے اجازت دی جاوے +

نمبر ۳۶ - سوال حضرت شاہ خان براد دو دیوار و رپورٹ ممبر صاحب کہ جانب جنوب بارہ فٹ اور جانب غرب ½ ۱۰ فٹ کوچہ چھوڑ کر تعمیر کرے +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحب حلقہ اجازت دی جاوے +

نمبر ۳۷ - سوال عمرا بافندہ براد ملنے اجازت لگانے چوکھٹہ دروازہ و رپورٹ ممبر صاحب حلقہ کہ سائل کو اجازت دی جاوے محلہ اقبال گنج +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحب حلقہ اجازت دی جاوے +

نمبر ۳۸ - سوال رام پرشاد براد ملنے اجازت تعمیر منزل دوکان معہ تعمیر پل - و رپورٹ ممبر صاحب حلقہ کہ سائل کو سڈر نالی چھوڑ کر اندر لائن کے اجازت ملے +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحب حلقہ اجازت دی جاوے +

نمبر ۳۹ - سوال نانک براد ملنے اجازت تعمیر پل طول میں ½ ۲ فٹ معہ رائے ممبر صاحب و سب کمیٹی تعمیر محلہ مرگنج +

نمبر ۴۰ - سوال فتح الدین بافندہ براد ملنے اجازت تعمیر مکان و رپورٹ ممبر صاحب حلقہ کہ سائل کو اندر لائن ۱۶ فٹ ۳ - انچ کنارہ نالی چھوڑ کر تعمیر کرے +

نمبر ۴۱ - درخواست حافظ عبد الحکیم براد ملنے اجازت تعمیر مکان و رپورٹ ممبر صاحب حلقہ کہ سائل کو لائن اندر اجازت تعمیر ملے +

نمبر ۴۲ - درخواست سرنامل براد ملنے اجازت تعمیر مکان و رپورٹ ممبر صاحب کہ ملحق مکان زمین سکھدیال سو اگر سائل اُسکو دبالیگا تو کمیٹی ذمہ وار نہیں +

باقی پھر

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام مسیحی خوانوں مسیحی ٹیچروں اور سنڈے سکول کے کارکنوں کیلئے مفید ہیں

کتب تفاسیر

تفسیر پیدایش	رومن	مصنفہ پادری ٹامس صاحب	۱۲/
" خروج	"	"	۱۲/
شرح فقرہ بیبل از پیدایش تا اشموئیل	رومن	مصنفہ پادری میتھر صاحب	۱۲/
" نیا عہد نامہ	"	"	۱۰/
" انبیائے اصغر	"	"	۱۲/
مزامیر با شرح و تفسیر	"	مصنفہ پادری اڈن صاحب	۱۲/
تفسیر یسعیاہ	"	"	۱۲/
" دانیئیل	"	مصنفہ پادری ہینسل صاحب	۸/
" حجی ذکریا ملاکی	"	"	۱۲/
" متی و مرقس	"	مصنفہ پادری سکاٹ صاحب	۱۲/
" لوقا و یوحنا	"	"	۱۲/
" اعمال	"	"	۶/
" رومیوں	"	"	۸/
" قلسیوں	"	"	۶/
" افسیوں	"	"	۶/
" اقرنتیوں	"	"	صہ و عہ
" مکاشفات			۶/
" متی	اردو	مصنفہ پادری کلارک صاحب و ڈاکٹر عمادالدین صاحب	۱۲ و عہ
"	"	سکاٹ صاحب	۱۲/
" یوحنا	"	مصنفہ پادری کلارک صاحب و پادری عمادالدین صاحب	۱۲ و عہ
" اعمال	"	"	۱۲ و عہ
" مکاشفات	"	ڈاکٹر عمادالدین صاحب	۶/
شرح ابواب ۲ تا ۹ کتاب مکاشفہ			۱/
مکاشفات	اردو	ہوپر صاحب	۸/
دعائے عمیم کی کتاب کی تفسیر	"		۸/

یہہ کتابیں بیبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔

اِس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بیبل مختلف زبانوں - انگریزی - اُردو - ہندی - پنجابی - وغیرہ میں موجود رہتی ہیں - خط و کتابت اِس پتہ پر ہونی چاہئے ؛

انارکلی - لاہور

اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

نئی کتاب

تھیوسوفی کی قلعی کھولی گئی

اِس میں مسز بیسنٹ اور دیگر تھیوسوفسٹوں کے گروہ کا بیان اور تصویرات ہیں

مسز بیسنٹ جو ایک مشہور اور پختہ کار عام تقاریر ہیں فی الحال ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں تھیوصوفی پر لکچر دیتی پھرتی ہیں - اور بہت لوگ اُس کے سُننے کو حاضر ہوتے ہیں ؛ چونکہ اُس مذہب عقلی کی طرف جو اُس نے اختیار کیا ہے اور مسز بیسنٹ کی نسبت بڑی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے - اِسلئے کتاب مذکورہ بالا تصنیف و شتہر کی گئی ہے ؛ اِس کتاب میں سپرچویلزم (بھوت ودیا) یا بھوتوں کے ساتھ پُر فریب گفتگو کرنے کا - جس سے تھیوصوفی پیدا ہوئی - امریکہ میں تھیوصوفیکل سوسائٹی کے قائم ہونے - اور اُس کی ناکامیابی اور بالآخر ہندوستان میں آ کر اُس کی ترکیب ہونے کا بیان کیا گیا ہے ؛

اِس کے بعد یہہ ظاہر کیا گیا ہے - کہ وہ وسائل جو میڈم بلوٹسکی نے زود اعتقاد ہنود کو اپنے عجیب کام کرنیوالی طاقت کا معتقد کرنے کے لئے استعمال کئے - محض فریب و حیلہ تھے کہ وہ فرضی خطوط تبت کے مہاتماؤں کی طرف سے خود اُس نے ہی لکھے تھے - اور کہ وہ صریحًا جھوٹی تھی ؛ وہ مشرقی علوم سے بھی اسقدر بے بہرہ تھی کہ جب اُس نے اور اُس کے مہاتماؤں نے وہ بڑی کتاب آئسس انویلڈ لکھی - تو بھاگوت گیتا کے نام کے صحیح ہجے بھی نہ کر سکی - اور بھاگود گتیا لکھدیا - اور مہادیو کو بودھ کی والدہ بتلایا ! ؛

میڈم بلوٹسکی نے اُن کا جنہیں اُسنے دھوکھ دیا تھا بیوقوف سمجھکر خفیتًا تمسخر کیا ؛ اُنہیں "ضعیف العقل" نام دیا ؛ کرنل الکاٹ کو ایک "طفل شیر خوار" - "بیوقوفوں کی خوراک" الکاٹ بتلایا ؛

تمام الزامات مذکورہ بالا خود میڈم بلوٹسکی کے خطوط - "نیشنل کانگرس کے والد" مسٹر اے او ہیوم کی شہادت - اور مدراس کرسچین کالج میگزین کے اڈیٹر کی تحقیقات - اور انگلستان کے عالموں کی ایک سوسائٹی سے - جس کی رپورٹ کیمبرج کے پروفیسر سجوک صاحب نے لکھی تھی - ثابت کئے گئے ہیں ؛

نو برس بعد اِس کے کہ میڈم بلوٹسکی کی دغابازیوں کی قلعی کھولی گئی تھی مسز بیسنٹ اس فیناسیناز (نظارہ) کے پورے اعتقاد کا اقرار کرتی ہوئی - اور یہہ دعوی کرتی ہوئی کہ میں نے ایک مہاتما کا درشن کیا ہے - ہندوستان میں آئی ؛ جاہل اور نیم تعلیم یافتہ لوگوں کی وہ بشدت خوشامد کرتی ہے - تاکہ وہ تھیوصوفی کو ایک سچا ہندو مذہب قبول کریں ؛ جو بیانات منو کے قوانین کی نسبت اُسنے کئے ہیں مشرقی علم سے اسکی اسقدر ناواقفیت کو ظاہر کرتے ہیں جیساکہ اُسکے گرو کی ؛

مسز بیسنٹ کی زندگی کی تواریخ بھی اِس کتاب میں اُسکی تبدیلیوں مذہب کثیر کے لکھی گئی ہے ؛ مسیحیت کو ترک کرکے وہ تھیزم (توحید کا ماننا) کیطرف جھکی - پھر الحاد - بعد ازاں سپرچویلسٹ (بھوتوں کا اعتقاد) اور میٹیریلزم (تعلیم مادہ) کیطرف رُخ کیا - اور پھر انٹی میٹیریلسٹ (خلاف تعلیم مادہ) تھیوصوفسٹ اور پھر ہندو مذہب کی جانب مائل ہوگئی ؛ کتاب کے آخری باب میں ایک لمبا بیان پروفیسر میکسملر - اڈیٹر سنسکرت رگوید قدیم آرین مذہب - جوکہ دیوپرستی کی عبادت تھی کیا گیا ہے ؛ اِس کتاب کے تتمہ میں سٹینڈرڈ کتابوں کے ذریعہ ہندو مذہب کا مطالعہ کرنیکے لئے ہدایتیں مندرج ہیں - اور ایک طویل فہرست اُن مفید اور سستی کتابوں کی ہے جو خصوصًا ہندوستانی ناظرین کیواسطے تیار کیگئی ہیں ؛ یہہ کتابیں پتہ ذیل سے مل سکتی ہیں :- مسٹر اے ٹی سکاٹ - بک ڈپو میموریل ہال مدراس

پادری ای - پی - نیوٹن صاحب مینیجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم - داس کے اہتمام سے چھپا